Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴ — ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۹ رجب ۱۳۹۷ھ ، ۷ وفا ۱۳۵۶ ہش ، ۷ جولائی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۵۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کے فیوض و برکات کا دَر ہمیشہ جاری رہے گا

بلاشبہ جن لوگوں کو راہِ راست سے مناسبت اور ایک قسم کا رشتہ ہے ان کا دِل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے

۱۔ "سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوارِ یقینی اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے کامل راہ نما ہے قرآن کریم ہے جو تمام دُنیا کے دینی نزاعوں کے فیصلہ کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزارہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سا نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں۔ یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے ... بلاشبہ جن لوگوں کو راہِ راست سے مناسبت اور ایک قسم کا رشتہ ہے ان کا دل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۴)

۲۔ "قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ وہ نہ اوّل مثل ہوا اور نہ آخر کبھی ہوگا۔ اس کے فیوض و برکات کا دَر ہمیشہ جاری رہے گا اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا آنحضرتؐ کے وقت تھا۔"

(الحکم ۱۳ رمئی ۱۹۰۳ء)

۳۔ "اَلْقُرْاٰنُ لَا یَجْعَلُ شَرِیْکًا فِیْ خَلْقِ اللّٰہِ اَحَدًا وَّلَوْ فِیْ ذُبَابٍ اَوْ بَعُوْضَۃٍ بَلْ یَقُوْلُ اِنَّہٗ وَاحِدٌ ذَاتًا وَّصِفَاتًا فَاقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ کَالْمُتَدَبِّرِیْنَ۔"

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۸)

ترجمہ:۔ قرآن کریم تو کسی کو خدا تعالیٰ کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک مکھی بنانے یا ایک مچھر بنانے میں ہی شراکت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ ذاتاً و صفاتاً واحد لاشریک ہے سو تم قرآن کریم کو ایسا پڑھو جیسا کہ تدبّر کرنے والے پڑھتے ہیں۔

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین

جلسہ سالانہ کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ جلد ترتیب دے دیا جائے گا بہنیں اور بچیاں جو تلاوت قرآن کریم کرنا چاہتی ہیں یا نظمیں پڑھنا چاہتی ہیں یا تقریر کرنا چاہتی ہیں وہ عموماً اس کی اطلاع جلسہ سالانہ کے بہت قریب دیتی ہیں جبکہ پروگرام بن چکا ہوتا ہے اس لئے جو بہن یا بچی کسی بھی پروگرام میں حصہ لینا چاہے وہ جلد از جلد اپنے نام مع مکمل پتہ اور صدر لجنہ مقامی کی تصدیق سے مطلع کر دیں۔ تقریر کی صورت میں عنوان اور وقت بھی لکھیں۔ پروگرام بنایا جا رہا ہے پھر نام شامل نہیں کئے جا سکیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) محترم مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں اور بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ آپ کا دوسرا اپریشن گذشتہ جمعہ کے روز ہوا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محترم مولانا موصوف کو محفوظ رکھے اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ عبد المجید وارنٹ آفیسر (ریٹائرڈ) دار الرحمت غربی ربوہ)

(۲) خاکسار کی طبیعت لُو لگنے اور بخار کی وجہ سے پچھلے دنوں زیادہ خراب ہو گئی تھی اب افاقہ ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

خاکسار عباد اللہ گیانی۔ ربوہ

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ وفا ۱۳۵۶ ہش
۷ رجولائی ۱۹۷۷ء

نافرمان قوموں کا ایک غلط خیال اور اُس کی تردید

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض لوگوں اور قوموں کے ایک غلط خیال کا ذکر کرتے ہوئے اس کی نہایت حکیمانہ انداز میں تردید فرمائی ہے۔ وہ غلط خیال یہ ہے کہ بعض لوگ اور اسی طرح بعض قومیں سر سے پاؤں تک دنیا میں مستغرق ہوتی ہیں اور اس کی وجہ سے طرح طرح کی برائیوں اور گمراہیوں میں ملوث ہوتی ہیں اس کے باوجود وہ یہ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ ہم نیکی کے راستہ پر گامزن ہیں اور اپنی تمام برائیوں کے باوجود مجموعی لحاظ سے ہم نیکیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔

ایسے لوگ دلیل اس کی یہ دیتے ہیں کہ اگر ہم ہدایت کے راستہ پر نہ ہوتے اور نیکی کی طرف ہمارا رجحان نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ ہمیں مال و دولت کی کثرت کیوں عطا کرتا اور ہمارے جتھے اور طاقت کو کیوں بڑھاتا۔ ہمارا دنیوی لحاظ سے ترقی کرنا اور ہماری طاقت میں مسلسل اضافہ کا ہونا اس امر پر دال ہے کہ خدا تعالیٰ ہم پر بڑا مہربان ہے اور وہ مہربان نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم ساتھ کے ساتھ نیکیوں میں بھی ترقی نہ کر رہے ہوں۔ ظاہری اعمال ہمارے خواہ کیسے ہی ہوں اندرونی طور پر ہم میں نیکی کی طرف رغبت اور خواہش ضرور موجود ہے اور اپنے مذہب کے ساتھ وابستگی اور اس کی خدمت کا جذبہ ہمارے اندر موجزن ہے۔ ہمارا یہ جذبہ ہی خدا کے ہاں مقبول ہے جبھی تو وہ ظاہری لحاظ سے ہمیں اپنے فضلوں سے نواز رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس غلط اور گمراہ کن خیال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اَیَحۡسَبُوۡنَ اَنَّمَا نُمِدُّہُمۡ بِہٖ مِنۡ مَّالٍ وَّ بَنِیۡنَ ۙ
نُسَارِعُ لَہُمۡ فِی الۡخَیۡرٰتِ ؕ بَلۡ لَّا یَشۡعُرُوۡنَ"

(المومنون آیات ۵۶، ۵۷)

یعنی کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھاتے جانے کا آئینہ دار ہے (ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ حقیقت حال کو سمجھتے نہیں

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں یا قوموں کے زعم باطل کا استفہامیہ انداز میں ذکر کر کے اور پھر ساتھ ہی بَلۡ لَّا یَشۡعُرُوۡنَ کہہ کر ان کے اس غلط خیال کی تردید بھی فرما دی اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ ان کا یہ خیال حقیقت حال کے برخلاف ہے یعنی ان کا خدائی فیصلہ کے موجب مال اور جتھے میں بڑھتے چلے جانا اور دنیوی لحاظ سے ان کا ترقی کی منزلیں طے کرنا اس امر کی علامت نہیں ہے کہ خدا ان سے خوش ہے اور اپنی تمام تر غفلتوں اور کوتاہیوں کے باوجود وہ اس کی نگاہ میں نیکوکار ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اصل حقیقت حال کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نیکیوں میں سبقت لے جانے کی اصل علامات کیا ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اگلی آیات میں اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مِّنۡ خَشۡیَۃِ رَبِّہِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ ۙ وَ الَّذِیۡنَ
ہُمۡ بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ یُؤۡمِنُوۡنَ ۙ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ بِرَبِّہِمۡ
لَا یُشۡرِکُوۡنَ ۙ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّ قُلُوۡبُہُمۡ
وَجِلَۃٌ اَنَّہُمۡ اِلٰی رَبِّہِمۡ رٰجِعُوۡنَ ۙ اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوۡنَ
فِی الۡخَیۡرٰتِ وَ ہُمۡ لَہَا سٰبِقُوۡنَ ۔

(المومنون آیات ۵۸ تا ۶۲)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے رب کے ڈر سے کانپتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور جو اپنے رب کا شریک کسی کو نہیں بناتے اور جو خدا کے بخشے ہوئے مال کو (آگے مستحقین کو) دیتے رہتے ہیں اور (پھر بھی) ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ایک دن انہیں اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ ان نیکیوں کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والوں کی علامات بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لاتے ہیں کسی کو خدا کا شریک نہیں بناتے اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کی ان تینوں صفات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک خاص صفت کا ذکر کیا ہے اور وہ خشیت الٰہی ہے جیسا کہ فرمایا ہُمۡ مِّنۡ خَشۡیَۃِ رَبِّہِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ اور پھر مذکورہ بالا تینوں صفات کے بعد بھی ان کی اسی خاص صفت کا اعادہ کیا ہے جیسا کہ فرمایا وَّ قُلُوۡبُہُمۡ وَجِلَۃٌ اَنَّہُمۡ اِلٰی رَبِّہِمۡ رٰجِعُوۡنَ۔ اول و آخر اس خاص صفت کے تکرار ذکر کرنے میں ایک خاص حکمت پوشیدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے اولاً خشیت الٰہی کے زیر اثر گناہوں سے بچتے اور نیکیاں بجا لاتے ہیں اور پھر جب وہ نیکیاں بجا لا رہے ہوتے ہیں تو ان نیکیوں پر اتراتے نہیں بلکہ وہ خشیت جس کے زیر اثر انہیں نیکیاں بجا لانے کی توفیق مل رہی ہوتی ہے اس میں پہلے کی نسبت اور زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے اور انہیں یہ فکر دامنگیر رہتا ہے کہ نہ معلوم ان کی یہ نیکیاں خدا کے ہاں قبول کئے جانے کے لائق بھی ہیں یا نہیں یعنی نیکیاں بجا لانے سے پہلے بھی ان میں خشیت ہوتی ہے اور نیکیاں بجا لانے کے بعد بھی وہ اسی بات سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے اسی وقت پتہ لگے گا کہ ان کے نیک اعمال قبولیت کا درجہ پاتے ہیں یا نہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ جن لوگوں میں مذکورہ بالا اوصاف پائے جائیں خواہ وہ بے زر اور بے زور اور مفلس و بے حیثیت اور کمزور ہوں وہ خدا کی نگاہ میں سابق بالخیرات قرار پاتے ہیں۔ اس کی نگاہ میں محض مال و دولت اور جتھے کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ جو لوگ آخرت کو فراموش کر کے دنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں خدا خود انہیں مال و دولت کی فراوانی عطا کر دیتا ہے ان کا دنیوی لحاظ سے ترقی یافتہ ہونا ان کے نیک ہونے پر دلالت نہیں کرتا چہ جائیکہ وہ سابق بالخیرات ہوں کیونکہ آخرت میں ان کا کچھ بھی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کی واضح مثال مغرب کی ان عیسائی اقوام کے سیاسی غلبہ و استیلاء اور بے انداز مادی ترقی میں ملتی ہے جنہوں نے گزشتہ صدی میں بے انتہا عروج حاصل کیا اور عیسائی پادریوں نے ان کے اس سیاسی غلبہ و استیلاء اور مادی ترقی کو عیسائیت کی صداقت کی ایک دلیل کے طور پر دنیا میں پیش کیا اور اس کے بل پر عیسائیت کو مشرقی ممالک میں پھیلانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ وہ کہا ہی یہ کرتے تھے کہ خدا یسوع مسیح کے واسطے سے ہم پر خوش ہے اور ہماری تمام تر بداعمالیوں کے باوجود اپنے مذہب یعنی عیسائیت کی ظاہری خدمت کی شکل میں ہمیں نیکیاں بجا لانے کی توفیق عطا کر رہا ہے۔ لیکن ان کے اس دعوے کا انجام کیا ہوا؟ ساری دنیا کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانا تو کجا وہ خود عیسائیت سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اباحتی زندگی میں غرق ہو کر دہریت کی طرف مائل ہوتے چلے گئے۔

الغرض سابق بالخیرات بننے اور خدا تعالیٰ کے ہاں اجر پانے کے لئے تقویٰ اور خشیت الٰہی سے متصف ہو کر نیک اعمال بجا لانا اور اس کے باوجود آخرت کی جوابدہی سے لرزاں و ترساں رہنا از بس ضروری ہے جو ان اوصاف سے عاری ہوں وہ کبھی یُسَارِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ وَ ہُمۡ لَہَا سٰبِقُوۡنَ کے مصداق بن ہی نہیں سکتے ان کا محض مالدار، طاقتور اور ترقی یافتہ ہونا ان کے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اس لئے انسان کو سب سے زیادہ فکر اسی امر کی کرنی چاہیئے کہ اس میں تقویٰ اور خشیت پیدا ہو۔ جتنا زیادہ وہ تقویٰ اور خشیت میں ترقی کرے گا اتنی ہی زیادہ اسے نیکیاں بجا لانے کی توفیق ملتی چلی جائے گی اور وہ خدا کی نگاہ میں سابق بالخیرات قرار پا سکے گا۔

نئے انتخابات کے لئے قواعد اور طریق کار وضع کرنے کا حکم دے دیا گیا

وفاقی سیکرٹریوں سے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا خطاب

اسلام آباد ۷ رجولائی ——— پاک فوج کے سربراہ اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق نے سرکاری ملازموں پر زور دیا ہے کہ وہ ہر قسم کی سیاسی جانبداری اور تعصب کے بغیر عام آدمی کی بھلائی کے لئے کام کریں انہوں نے کہا سول سروس جو انتظامیہ کو استحکام بخشتی ہے اسے گروہی سیاست سے الگ تھلگ رہنا چاہیئے۔ جنرل ضیاء الحق کل صبح یہاں وفاقی سیکرٹریوں کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا۔ میں اس مقصد کو ذہن میں رکھ کر کام کر رہا ہوں کہ نوے دن کے اندر اندر ملک کو جمہوریت کی راہ پر ڈال دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے قانون اور پارلیمانی امور کی وزارت کو ہدایت کی کہ نئے انتخابات کے انعقاد کے لئے ضروری قواعد و ضوابط اور طریق کار کا کام جلد از جلد مکمل کیا جائے اور نئے الیکشن کمیشن کے قیام کے لئے ضروری سفارشات کی جائیں۔ جنرل ضیاء الحق نے کہا کہ الیکشن کمیشن کیلئے ایسے ارکان کے نام تجویز کئے جائیں جو با اصول اور جن پر کسی کو اعتراض نہ ہو اور فوری فیصلہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی حقیقت وعظمت

نماز میں سرور و حضور کی لذّت پانے کے دس۱۰ طریق

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد سیالکوٹ شہر)

(۳)

نماز کو مثمر ثمراتِ حسنہ بنانے اور خدا تعالیٰ کے تفضلات کو حاصل کرنے کیلئے نویں چیز یہ ضروری ہے کہ نماز کے الفاظ کو غور و تدبّر سے پڑھا جائے اور عربی الفاظ کے ترجمہ سے مکمّل آشنائی حاصل ہو اور ایک نمازی کو یہ پورا پورا علم ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"نماز پڑھو اور تدبّر سے پڑھو اور ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگنی مطلق حرام نہیں ہے۔ جب گدازش ہو تو سمجھو کہ مجھے موقعہ دیا گیا ہے۔ اس وقت کثرت سے مانگو کہ اس نکتہ تک پہنچو کہ جس سے رقّت پیدا ہو جاوے یہ بات اختیاری نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ترشحات ہوتے ہیں۔ اس کوچہ میں اوّل انسان کو تکلیف ہوتی ہے مگر ایک دفعہ چاشنی معلوم ہو گی تو پھر سمجھے گا۔ جب اجنبیت جاتی رہے گی نظارہ قدرتِ الٰہی دیکھ لے گا تو پھر پیچھا نہ چھوڑے گا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ تجربہ میں جب ایک دفعہ ایک بات تھوڑی سی آجاوے تو تحقیقات کی طرف انسان کی طرف میلان کرتی ہے۔ اصل میں سب لذات خدا تعالیٰ کی محبت میں ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۲۴)

پھر فرمایا:۔

"میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے اس لئے فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء)

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"نماز ایسی شئے ہے کہ سیّئات کو دور کر دیتی ہے جیسے فرمایا اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔ نماز کل بدیوں کو دور کر دیتی ہے۔"

"پھر یہ کیا اندھیر ہے کہ سالہا سال سے نمازیں پڑھتے ہیں اس کا کوئی اثر محسوس اور مشہود نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویرِ قلب ہو جاتی ہے۔ مگر یہاں تو پچاس پچاس برس تک نماز پڑھنے والے دیکھے گئے ہیں کہ بدستور رُو بدنیا اور سفلی زندگی میں نگوں سار ہیں اور انہیں نہیں معلوم کہ وہ نمازوں میں کیا پڑھتے ہیں اور استغفار کیا چیز ہے۔ اس کے معنوں پر انہیں اطلاع نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۴۳۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک نماز اس وقت تک تنویرِ قلب اور تقرّب الٰہی کا ذریعہ نہیں بن سکتی جب تک نمازی کو یہ علم نہ ہو کہ وہ نماز میں پڑھتا کیا ہے۔ گویا اسے ادعیہ مسنونہ اور اذکارِ ماثورہ کا ترجمہ ضرور آنا چاہیئے۔ چنانچہ یہی وہ حقیقت ہے جس کے متعلق فرمایا وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ کہ وہ نمازی جو نماز کی حقیقت و عظمت سے ناآشنا ہیں ان کی نماز ان کو روحانی فائدہ پہنچانے کی بجائے ان کی ہلاکت و تباہی کا موجب ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

نماز میں حضور کی لذّت پانے کیلئے دسویں چیز جو ضروری ہے اس کا تعلق اس رسمی نماز سے ہے جو حقیقی نماز کی لذّتوں سے نمازیوں کو محروم رکھتی اور سوز و گداز کی حلاوتوں کو ان پر بند رکھتی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ مسلمانوں نے نماز کو ایک ٹیکس سمجھ رکھا ہے جس کو وہ چٹی کے طور پر جلد جلد ادا کرتے ہیں مگر اس کے بعد لمبے عرصے تک ہاتھ اُٹھا کر دعاؤں میں مشغول رہتے ہیں۔ اس لئے جب وہ نماز کو دعا نہیں سمجھتے تو ان کو وہ رقّت، وہ سوز و گداز اور حضور و سرور کی لذّت دستیاب نہیں ہوتی جو ایک دعا کرنے والے کو نصیب ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہو سکتا ہے؟ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جاوے اور اس کو اپنا عرضِ حال کرنے کا موقعہ بھی ہو لیکن اس وقت تو کچھ نہ کہے لیکن جب دربار سے باہر آجاوے تو اپنی درخواست پیش کرے۔ اسے کیا فائدہ ہے۔ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے۔ تم کو جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو اور پورے آدابِ دعا کو ملحوظ رکھو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دعاؤں کے آداب بھی بتا دیئے ہیں۔ سورہ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز میں ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح پر نماز میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔"

"یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اُٹھایا جس نے نماز میں لذّت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔ ...... پس جب تک نماز میں تضرّع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذّت کہاں؟"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ و صفحہ ۱۴۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے۔ اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی سے گلے سے اُتر جاوے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دوگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے۔ جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہیئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔ نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

"میں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نماز نہ پڑھیں بلکہ حضورِ قلب کی کوشش کریں جس سے ان کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔ عام طور پر یہ حالت ہو رہی ہے کہ نماز کو ایسے طور سے پڑھتے ہیں کہ جس سے حضورِ قلب کی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ جلدی جلدی اس کو ختم کیا جاتا ہے اور خارج میں بہت کچھ دعا کے لئے کرتے ہیں اور دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں۔ حالانکہ نماز کا (جو مومن کا معراج ہے) مقصود یہی ہے کہ اس میں دعا کی جاوے اور اسی لئے اُمّ الادعیہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ دعا مانگی جاتی ہے۔ انسان کبھی خدا تعالیٰ کا قرب نہیں پا سکتا جب تک کہ اقام الصلوٰۃ نہ کرے۔ اقیموا الصلوٰۃ اسی لئے فرمایا کہ نماز گری پڑتی ہے مگر جو شخص اقام الصلوٰۃ کرتے ہیں تو وہ اس کی روحانی صورت سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو پھر وہ دعا کی محویت میں ہو جاتے ہیں۔ نماز ایک شربت ہے کہ جو ایک بار اسے پی لے اسے فرصت ہی نہیں ہوتی اور وہ فارغ ہی نہیں ہو سکتا۔ ہمیشہ اس سے سرشار اور مست رہتا ہے۔ اس سے ایسی محویت ہوتی ہے کہ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اسے چکھتا ہے تو پھر اس کا اثر نہیں جاتا۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۳۳-۴۳۴)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رسمی نماز کو نماز ہی نہیں مانا جو نا واجب ٹیکس سمجھ کر جلدی جلدی ٹھونگیں مار کر ادا کی جاتی ہے اور جس کے بعد لمبی چوڑی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ کیونکہ جب نمازی نماز کو ایک ٹیکس سمجھے گا اور اس کو تقربِ الٰہی اور قبولیتِ دعا کا ذریعہ نہ یقین کرے گا تو وہ اس میں کسی طرح بھی سوز و گداز اور خشوع و خضوع اور گریہ و بُکا سے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی دعائیں نہ پیش کرے گا۔ اس لئے اس کو حضورِ قلب حاصل نہ ہوگا۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ حضورِ قلب کے لئے نماز کو ایک ذریعہ دعا بنائیں اور جس قدر سوز و گداز اور خشوع و خضوع اور گریہ و بُکا سے ممکن ہو۔ اپنے خدا کے حضور میں اپنی دعائیں اور التجائیں پیش کریں تا ہمارا مہربان آسمانی آقا ان کو شرفِ قبولیت بخش کر ہمارے ایمان میں ایک جلا اور روشنی پیدا کرے اور ہمیں اپنے حضور میں جھکتے رہنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشتا رہے۔ اے ہمارے قادرِ مطلق خدا! تو ایسا ہی کر۔ آمین اللّٰھم آمین۔

سکاٹ لینڈ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی

(مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ انچارج مبلغ سکاٹ لینڈ مشن)

سکاٹ لینڈ برطانیہ کے شمال میں واقع ہے۔ خاکسار معہ اہل و عیال اکتوبر ۱۹۶۶ء کے اوائل میں یہاں پہنچا تھا اور گلاسگو کے مقام پر پہلے مشن ہاؤس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اس طرح میں سکاٹ لینڈ کی سرزمین پر گزشتہ دس سال کے عرصہ سے اشاعتِ اسلام کا فریضہ بجا لا رہا ہوں۔ اس عرصہ کے دوران اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے تمام ممکن ذرائع اور طریقے بروئے کار لائے گئے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :-

۱۔ مشن ہاؤس اور دیگر کئی مقامات پر جن میں کرائے پر حاصل کئے گئے ہال بھی شامل ہیں پبلک لیکچرز کا اہتمام کیا گیا۔

۲۔ دوسرے مذاہب کی طرف سے منعقدہ مجالس میں شرکت کی گئی اور سوال و جواب کی محفلوں میں حصہ لیا گیا۔ جس سے خاطر خواہ فائدہ ہوا اور اسلام کے متعلق متعدد غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔

۳۔ اسکولوں، گرجوں اور دیگر مقامات پر جن میں کئی ایک کلب بھی شامل ہیں اسلام اور احمدیت سے لوگوں کو روشناس کرایا گیا۔

۴۔ بڑی تعداد میں اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔

۵۔ اُن اصحاب کے فائدے کے لئے جو اسلام میں دلچسپی رکھتے ہوں اخبارات میں اشتہارات چھپوائے گئے تا کہ وہ مشن ہاؤس سے رابطہ قائم کر سکیں اور اس طرح بے شمار افراد کو اسلام کے متعلق لٹریچر دیا گیا اور بالمشافہ گفتگو کے ذریعے ان تک اسلام پہنچایا گیا۔

۶۔ گلاسگو میں ایک روزہ اسلامی کتب کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں قریباً دو صد مقامی افراد نے شرکت کی۔

۷۔ گلاسگو کے ایک معروف ترین بازار میں اسلامی کتب کا اسٹال قائم کیا گیا۔ اس سے بھی بہت فائدہ ہوا اور لوگوں کی ایک معتد بہ تعداد کو اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔

۸۔ بہت سے مذہبی راہنماؤں کو ذاتی خطوط تحریر کئے گئے اور اسلام و احمدیت سے انہیں روشناس کرایا گیا۔

ان تمام تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے چند حضرات نے قبولِ حق کیا۔ فالحمد للہ۔

حال ہی میں امریکہ کے ایک نوجوان نے احمدیت قبول کی جن کا نام حضور نے جمیل غوری تجویز فرمایا۔

جمیل غوری باسکٹ بال کے پیشہ ور کھلاڑی ہیں اور امریکہ سے سکاٹ لینڈ باسکٹ بال کی تربیت دینے کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق انہوں نے اس سے قبل کچھ معلومات حاصل کی تھیں لہذا سکاٹ لینڈ تشریف لانے کے بعد وہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ سکاٹ لینڈ میں اپنے پانچ ماہ کے قیام کے دوران انہوں نے اپنے اندر زبردست تبدیلی پیدا کی۔ انہوں نے اسلامی کتب کا کثرت سے مطالعہ کیا، نماز سیکھی اور مشن ہاؤس میں باقاعدہ تشریف لاتے رہے اگرچہ ان کی رہائش گاہ مشن ہاؤس سے قریباً دس میل دور تھی پھر بھی انہوں نے اپنے قیام کے دوران ہر جمعہ کی نماز مشن ہاؤس میں ادا کی۔ اس کے علاوہ ہر ہفتہ چندہ ادا کرتے رہے۔ حتی کہ احمدیت قبول کرنے کے تھوڑے سے عرصہ بعد ہی انہوں نے سنّتِ رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے داڑھی بھی رکھ لی۔

جمیل غوری کے متعلق سب سے زیادہ متاثر کرنے والی ان کی یہ خواہش تھی کہ وہ ایک کامیاب اور صحیح معنوں میں مسلمان کی زندگی گزاریں تا کہ ان کی پہلی زندگی میں اور نئی زندگی میں ایک فرق نظر آئے۔

امریکہ واپسی سے قبل ان کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی دی گئی جس میں انہوں نے کہا کہ "میں نے سکاٹ لینڈ میں اپنی زندگی کا بہت لطف اندوز وقت گزارا ہے۔ مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کہ میری پیدائش سکاٹ لینڈ کے مقام پر ہوئی ہے۔ اور یہ بات غلط نہیں کیونکہ یہاں پر میری روحانی پیدائش ہوئی ہے۔"

مندرجہ بالا تبلیغی مساعی کے علاوہ مشن ہاؤس میں نمازیں باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہیں اور احمدی دوستوں کے لئے جنرل میٹنگز کا اہتمام کیا جاتا ہے تا کہ اہم امور پر مشورہ کیا جا سکے اور دوستوں کا جماعت کے ساتھ ہر رنگ میں تعلق رہے۔ آج کل سکاٹ لینڈ میں چودہ احمدی خاندان آباد ہیں۔ ان کے علاوہ کئی ایک احمدی طالب علم بھی بغرض تعلیم سکاٹ لینڈ میں مقیم ہیں۔ اگرچہ سکاٹ لینڈ کی جماعت تعداد کے لحاظ سے دوسری جماعتوں کے مقابلے میں چھوٹی ہے مگر ایک منظم اور مربوط جماعت ہے۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی میٹنگز باقاعدگی سے منعقد کرائی جاتی ہیں۔

اگرچہ سکاٹ لینڈ برطانیہ کا ایک حصہ ہے مگر انگلینڈ کے دوسرے حصوں میں رہنے والے ہمارے احمدی بھائی شاذ و نادر ہی سکاٹ لینڈ تشریف لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شاید ہی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بیرونِ ملک سے تشریف لانے والے جماعت کے بزرگ یا قائدین انگلینڈ کے ساتھ سکاٹ لینڈ کو بھی اپنے دورہ میں شامل فرمائیں۔ سکاٹ لینڈ کا سفر کافی مختصر ہے اس لئے ہماری خواہش ہے کہ باہر سے آنے والے اور انگلستان کے رہنے والے احمدی بھائی یہاں تشریف لایا کریں۔ یہ امر ہمارے لئے بڑی خوشی کا باعث ہوگا۔

پچھلے ماہ خاکسار نے انگلینڈ کی چند جماعتوں (لندن، جلنگھم، ہنسلو اور ہڈرزفیلڈ) کے دورہ جات کئے جن میں سپیشل کلاسیں منعقد کی گئیں اور خاکسار نے "انجیل کی بنیادی تعلیمات اور مختلف عیسائی فرقوں کے عقائد" کے موضوع پر لیکچر دیئے۔ ان کلاسوں میں جن دوستوں نے شرکت فرمائی انہوں نے ان لیکچروں میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ خاکسار تمام دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ جولائی کے لئے کتاب "لیکچر لاہور" اور اگست کیلئے "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے تمام خدام مطالعہ فرمائیں!

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۱۸۶:

میں محمد انور نسیم ولد محمد صدیق صاحب قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۲۵ روپے بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: محمد انور نسیم ۱۸/۷ دارالنصر شرقی ربوہ، گواہ شد: شیخ مبارک احمد ربوہ، گواہ شد: سید بشیر احمد ۳۲/۱۸ دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۸۷:

میں سیدہ ماہ منیر تالپور بنت میر مبارک احمد صاحب تالپور قوم سید تالپور پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی ۸ تولہ مالیتی -/۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سیدہ ماہ منیر تالپور بنت میر مبارک احمد صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر اینڈ سسٹرز حیدرآباد۔ گواہ شد: محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد، گواہ شد: میر مبارک احمد تالپور (والد موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۱۸۸:

میں رابعہ بی بی زوجہ صوفی تاج دین صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال، پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

زیور طلائی ۹ ماشہ مالیتی -/۵۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رابعہ بی بی مکان ۲۶/۱۲ گلی ۱ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گواہ شد: محمود احمد پسر موصیہ، گواہ شد: محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۸۹:

میں غلام زہرہ زوجہ سید محمد ایوب صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

سیونگ سرٹیفیکیٹ مالیتی -/۲۵

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: غلام زہرہ ۱۶/۱۰ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد: احمد دین ولد محمد دین وکالت مال اول ربوہ، گواہ شد: اعظم علی ولد کفایت اللہ صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۹۰:

میں بصیر احمد شیخ ولد شیخ محمود احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا ماہوار آمد اس وقت -/۱۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: بصیر احمد شیخ R ۴۳۷/۱۵ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔ گواہ شد: صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد: شیخ محمود احمد (والد موصی)

مسل نمبر ۲۳۱۹۱:

میں عبدالسمیع ولد ملک عبدالرحمن صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ملک عبدالسمیع R ۱۱۴۶/۱۵ فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد: ملک عبدالرحمان (والد موصی) گواہ شد: صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۱۹۲:

میں منیر احمد عابد ولد میاں غلام احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۲۵ روپے بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: منیر احمد عابد دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد: شیخ مبارک احمد سیکرٹری حدیقۃ المبشرین گواہ شد: سمیع اللہ سیال افسر امانت تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۹۳:

میں وسیمہ قدسیہ بنت اعجاز قدیر صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۳۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: وسیمہ قدسیہ ۲۲۲/۱۸ فیڈرل بی ایریا یٰسین آباد کراچی ۳۸

گواہ شد: صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد: اعجاز قدیر وصیت نمبر ۱۲۸۱۲ (والد موصیہ)

قائدین کرام اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے فوری طور پر مرکز میں ارسال فرمائیں! (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آجائے

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو

حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تم اس بات کو جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا وہ پاک ہے پس وہ قدّوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے تو پھر اس دعوئ ایمان کے ساتھ متقی بن جاؤ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں اس لئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں یا مجلس میں تمہاری تعریف کریں نہیں نہیں اِتَّقُوا اللّٰہَ اللہ تعالیٰ کے متقی بنو متقی کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں۔

اولاً ہر ایک کام جب کرو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے، دشمنی میں، دوستی میں، عداوت اور محبت میں مقدمہ ہو یا صلح ہو، غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آجائے۔ وہ کونسا وقت ہوگا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں باپ، بیوی بچے، دوست یار کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان، مال، دولت غرض کوئی چیز نہ ہوگی جو اس وقت ساتھ دے سکے اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جاسکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہوگا خواہ اچھا ہو خواہ بُرا ہو اور جیسا عمل ہوگا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔ ... پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکروفریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جاوے گا۔ بادشاہوں کی بادشاہت، امیروں کی امارت، دوستوں کی دوستی، کنبہ، گھر، پڑوس، گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں پس ان ساری باتوں کو غور کرو اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو اور اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کرلو کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا جبکہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔

ثانیاً متقی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایمان سچا ایمان ہو اور اس کے عقائد نیک عقائد ہوں اور پھر اس پر اعمال بھی نیک ہوں ... قدوس اور پاک خدا قدوسیت چاہتا ہے۔ ناپاک انسان پاک ذات سے تعلق پیدا نہیں کرسکتا تم اپنے اندر اس بات کو دیکھو کہ کیا کوئی بھلا مانس اور شریف پسند کرتا ہے کہ وہ بدمعاش اور بدنام آدمیوں کے ساتھ ملے۔ اور تعلق پیدا کرے۔ پھر اس پر قیاس کرو کہ وہ خدا جو قدوسوں کا قدوس اور پاک ہے... کب پسند کرسکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔ پس اگر خدا سے رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو اور اس کو خوش کرنا پسند کرتے اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ اور اس پر سچا ایمان لاؤ۔ ... جس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے تم بھی اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو میں پھر کہتا ہوں سوچو اور غور کرو کہ تقویٰ کے سوا فائدہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں اس بات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا ہی نیکی نہیں بلکہ سچا ایمان خدا کو مطلوب ہے۔ اس لئے اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا قدوس ہے تمام رحمتوں، برکتوں اور سچائیوں کا سرچشمہ ہے اور اس کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا پورا لحاظ رکھیں۔ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ بدکار اور غافل بھی اس کی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی، نیکی اور سلوک کرنے میں مسلم غیر مسلم کی قید اٹھا دو اور تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل ص ۱۱۰)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ملتان کی قدیم جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۷۳۸۸۳

ملک میں مارشل لاء لگا دیا گیا

قومی اور صوبائی اسمبلیاں توڑ دی گئیں آئین منسوخ نہیں ہوا البتہ بعض دفعات پر عمل درآمد روک دیا گیا

راولپنڈی ۶ رجولائی (اپ پ) پاک فوج کے چیف آف سٹاف اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے سابق وزیر اعظم بھٹو کی حکومت ختم کردی گئی ہے۔ قومی اور صوبائی اسمبلیاں توڑ دی گئی ہیں اور اہم قومی مسائل کو حل کرنے کے لئے چار ارکان پر مشتمل فوجی کونسل قائم کردی گئی ہے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے کل شام ریڈیو اور ٹیلیویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ آئین منسوخ نہیں کیا گیا البتہ بعض دفعات پر عمل درآمد روک دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا صدر فضل الٰہی چوہدری بدستور ملک کے آئینی سربراہ ہوں گے۔ چاروں صوبوں کے چیف جسٹس قائمقام گورنر ہوں گے۔ جنرل ضیاء الحق نے اعلان کیا کہ عام انتخابات اسی سال اکتوبر میں ہوں گے۔

انہوں نے کہا ملک کے موجودہ کشیدہ حالات کے پیش نظر سیاسی سرگرمیوں پر عارضی طور پر پابندی لگا دی گئی ہے تاہم انہوں نے اعلان کیا کہ عام انتخابات سے قبل سیاسی سرگرمیوں کی آزادی دے دی جائے گی۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے یقین دلایا کہ انتخابات کے فوراً بعد اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا انعقاد میرا واحد مقصد ہوگا اور میں اپنے اس راستے سے ہرگز انحراف نہیں کروں گا۔

انہوں نے کہا وہ بہت جلد عام انتخابات کے لئے ٹائم ٹیبل اور طریق کار کا اعلان کریں گے اور اگلے تین ماہ کے دوران ان کی پوری توجہ انتخابات کے انعقاد پر ہوگی اور میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے اپنے اختیارات دوسرے معاملوں پر ضائع نہیں کروں گا۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ تمام سیاسی جماعتیں انتخابات کے انعقاد کے سلسلے میں ان سے تعاون کریں گی۔

درخواست دعا

میرے بھتیجے عزیزم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب کی چھوٹی بچی کا حال تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے بچی کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴